مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خیریت ہے (۲) حضرت خلیفہ اول کے اہل و عیال بخیریت ہیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب جو تبدیل آب و ہوا کے لئے منصوری تشریف لے ... تھے۔ واپس آگئے ہیں (۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب بخیریت ہیں۔ (۴) حضرت میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل ہے احباب دعا فرمادیں (۵) جناب مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہو گیا ہے۔ چونکہ مرض خطرناک ہے یعنی سرطان۔ اسلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے (۶) قادیان میں پھر ایک دو کیس ہیضہ کے ہو گئے ہیں۔ جس کی تحقیقات اور روک تھام کے لئے ۲۸ اگست کو سرکاری ڈاکٹر اسسٹنٹ سرجن تشریف لائے تھے۔ (۷) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر کے جو حالات بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی نے لکھ کر بھیجے ہیں۔ وہ مولوی عبدالغنی صاحب نے ۲۷ اور ۲۹ اگست کو مسجد اقصیٰ میں سنائے۔ یہ حالات انشاء اللہ اگلے پرچہ سے شائع کئے جائینگے (۸) جمعہ کی نماز میں مندرجہ ذیل دیہات کے احباب شامل ہوئے:۔ ننگل ہردو۔ نواں پنڈ ہردو۔ کلو سوہل۔ آہنوال۔ تلونڈی جھنگلاں۔ بھینی میاں غلام نبی۔ سیکھواں۔ بھانبڑی۔ ان کے علاوہ بہت سے مذہبی سکھ بھی نو مسلم شامل ہوئے۔

نظم

فراقِ محبوب حضرت محمود

قصۂ ہجر کبھی اس کو سنایا نہ گیا
حال پوچھا نہ گیا مجھ سے بتایا نہ گیا

شوکتِ حسن نے اتنا مجھے مرعوب کیا
فرش آنکھوں کا تری رہ میں بچھایا نہ گیا

چارہ سازی کا کروں تجھ سے میں شکوہ کیونکر
زخمِ دل آہ! مجھی سے جو دکھایا نہ گیا

شورِ محشر ہے ترے کوچہ میں آ جان بدم
تجھ سے آیا نہ گیا۔ ہم سے بلایا نہ گیا

تم ہی کہدو مجھے تسکین ہو حاصل کیونکر
خواب میں چہرۂ انور بھی دکھایا نہ گیا

ہجرِ دلدار میں جینا بھی کچھ آسان نہیں
بارِ فرقت یہ ترا ہم سے اٹھایا نہ گیا

یاد آتی ہے تری دل میں تو تڑپاتی ہے
ظاہراً زخم بھی اس میں کوئی پایا نہ گیا

اسکی فرقت میں نہ ہم شاد ہوئے دم بھر بھی
غنچۂ دل تو صبا سے بھی کھلایا نہ گیا

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مبلغ اسلام قدیم دار السلطنت اشانٹی میں

ایک سو سے زیادہ نئے احمدی

خاکسار ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء کو سالٹ پانڈ سے روانہ ہو کر ۶۳ میل پر شہر سیکنڈی میں پہنچا۔ یہاں ہیگوس کی ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ یہاں سیکنڈی میں موجود ہے۔ جو تعداد میں تو ایک درجن سے بھی کم ہیں۔ مگر ان کے اندر جوش اور اخلاص کو دیکھ کر میں نے اللہ کریم کا شکر کیا۔ اور مکرمی مولوی نیر صاحب کے لئے دل سے دعا نکلی۔ کہ جن کی تربیت کا نتیجہ یہ جوش تھا۔ ان کے پاس ایک دن مجھے ٹھہرنے کا موقع ملا۔ ہر طرح محبت اور اخلاص سے پیش آئے۔ اور استدعا کی۔ کہ جب میں کوماسی سے واپس آؤں۔ تو شہر میں لیکچر دوں ۔

سیکنڈی بڑے ڈاک کے جہازوں کی بندرگاہ ہے اور یہاں سے قریباً دو سو میل کا ایک ٹکڑہ ریلوے لائن کا کوماسی تک پہنچتا ہے۔ اور یہی گولڈ کوسٹ کی سب سے پہلی ریلوے لائن ہے۔ ۲۸ گھنٹے میں صرف ایک ہی سواری کی گاڑی چلتی ہے۔ وہ بھی بسبب ریل کی رفتار بہت کم ہونے کے نہایت اکتا دینے والا سفر ہو جاتا ہے پھر صبح سے لے کر شام تک یہ سفر ختم ہوتا ہے۔ اور گھر سے اپنا کھانا دانہ لیکر نہ چلو۔ تو تمام دن فاقہ میں ہی بسر ہوتا ہے ۔

سیکنڈی سے روانگی ۱۶ مارچ صبح کے ۶ بجے خاکسار سیکنڈی سے روانہ ہوا۔ جملہ احمدی بھائی بہنیں سٹیشن تک (جو شہر سے قریباً ½ ۱ میل پر ہے) الوداع کہنے کو ساتھ آئیں۔ اور سب لوگ اپنی زبان میں نہایت محبت بھرے راگ میں الوداع کہتے ہوئے خاکسار سے جدا ہوگئے ۔

ابواسی میں ورود ۳ بجے شام کے قریب خاکسار ابواسی پہنچا۔ یہاں سے فارمینا کو جانا تھا۔ جہاں جولائی ۱۹۲۲ء میں خاکسار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت قائم کی تھی۔ اور جہاں کے دوستوں کی طرف سے اصل تحریک کوماسی جانے کی ہوئی۔ ورنہ بوجہ اخراجات کی زیادتی کے خود عاجز کو تو شاید ابھی وہاں جانے کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ یہاں کی جماعت کے امیر کو جنہوں نے بار بار خاکسار کو وہاں جانے کی تحریک کی۔ اور اپنی خاص جیب سے دس پونڈ نقد سفر خرچ کے لئے بھیجدئے۔ سٹیشن پر گاڑی پہنچتے ہی فارمینا کی جماعت کے دوست جوان اور بوڑھے سب کے سب عاجز کے کمرہ کی طرف دوڑے اور خوش آمدید۔ خوش آمدید کے نعروں سے سٹیشن کو گونجا دیا۔

ابواسی میں انفرادی تبلیغ ۱۷ مارچ کو ابواسی کے غیر احمدی امراء کو معہ انکی جماعتوں کے اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے خوب تبلیغ کی گئی۔ اور داگرا قوم کے دو کس مرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔ جمعہ کی نماز بھی غیر احمدیوں کی مسجد میں ادا کی گئی۔

ابواسی سے روانگی ۱۸ مارچ کو خاکسار فارمینا کی طرف ڈولی میں سوار ہوا۔ راستہ میں پہاڑیوں اور نالوں سے عبور کرتے ہوئے ۱۴ میل پر بروفوایڈو نام گاؤں جو فارمینا سے صرف ۴ میل ہے۔ قیام کیا گیا۔ یہاں چند احمدی ہیں ۔

دوسرے دن لیکچر دیا گیا۔ جس میں امیر دیہہ جو بت پرست ہے معہ اپنے مشاہیر کے اور عام پبلک ایک صد کے قریب موجود تھی۔ دو گھنٹے تک عیسائیت کے بطلان اور اسلام کی حقانیت پر لیکچر دیا گیا۔ بعد ازاں بعد بت پرست و مسیحی ہر دو اقوام کے کثیر التعداد سوالات کے جوابات دئے گئے۔ یہاں پر بھی دو غیر احمدی داگرا قوم سے داخل سلسلہ ہوئے۔

فارمینا کو روانگی ۱۰ مارچ کو بروفوایڈو سے فارمینا روانہ ہوا۔ چار میل کا فاصلہ ہے۔ جس میں سے دو میل پہاڑی پر چلنا پڑتا ہے۔ جنگی پہاڑی اور افریقہ کے منطقہ حارہ کے ۱۲ بجے دن کا تیز سورج مجھے تو غش پر غش آئے اور کئی دفعہ سانس لے لے کر لیٹ کر یہ حصہ سفر طے ہوا۔ اسی پہاڑی پر وہ جگہ بھی دیکھنے میں آئی۔ جہاں پر انگریزوں نے اشانٹی لوگوں کے ساتھ جنگ شدید کے دنوں اپنا قلعہ بنایا تھا۔

فارمینا میں رئیس اعظم کے پیغام کے مطابق شاہی بنگلہ جو ایک پہاڑی ٹیلے پر واقع ہے۔ عاجز کے لئے کھولا گیا تھا۔ اس میں داخل ہو کر سفر کی تمام صعوبتوں سے سلامت نکل آنے پر اللہ کریم کا شکریہ ادا کیا۔ اگلے دن عمال امامین سے ملاقات کر کے کھلی ہوا کا لیکچر دینے کے لئے انتظام کی درخواست کی گئی جس پر انہوں نے ہر طرح امداد دینے کا وعدہ کیا۔ اسی دن لیکچر دیا گیا۔ اور چونکہ فارمینا کی جملہ جماعت میرے ہمراہ کوماسی جانیوالی تھی۔ اس لئے یہاں پر مزید قیام کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔

کوماسی میں ورود ۱۳ مارچ کو خاکسار فارمینا سے ہنتے کھیلتے ۱۲ بجے کوماسی پہنچا۔ بلیٹ فارم کے گیٹ کے باہر چند مسلمان ازاہل کوماسی عاجز کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ عاجز کے پرانے سندھی دوست لالہ نرائن داس صاحب نے بھی وہیں استقبال کیا۔ سب کی معیت میں جائے قیام پر جو ایک مکان کرایہ پر لیا گیا تھا۔ پہنچا۔ اشانٹی مسلمانوں سے جن کی طرف حضرت مہدی علیہ السلام کا پیغام لیکر عاجز گیا تھا۔ ملاقات کی گئی۔ سب عاجز کے مکان پر جمع ہو گئے تھے۔

گو افسران کی طرف سے عاجز کو عام کھلی تبلیغ کی اجازت تحریری مل چکی تھی۔ لیکن بعض وجوہات سے اس کا مناسب موقع نہ تھا۔ اس لئے آئندہ کسی وقت پر جب اللہ چاہے اس کو ملتوی کر دیا گیا۔ اور مکان پر لوگوں کو بلا بلا کر اور ان کے گھروں پر جا جا کر خدا کے فضل سے تبلیغ کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ۱۰۰ نفوس کو داخل سلسلہ ہونے کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثابت قدمی اخلاص اور ترقی عطا فرمائے۔

واپس سالٹ پانڈ ۲۲ مارچ کو گویا پورے ایک ہفتہ کے کوماسی میں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ورود لنڈن

معزز اصحاب کی ملاقات اور استقبال

(انڈین ڈیلی میل کا خاص تار)

لنڈن ۲۲ اگست۔ ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال کے متعدد ہمراہیوں کے علاوہ قلمرو کے تمام زندہ مذاہب کی مجلس کے دوسرے بانیوں نے حضرت محمود احمد صاحب امام احمدیہ سے ان کے ورود لنڈن کے موقعہ پر ملاقات کی۔ حضرت محمود احمد صاحب بارہ سکرٹریوں اور مستشرقین کے ساتھ دمشق وارد ہوتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ آپ کا ارادہ ہے کہ برائٹن کی ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار کو بھی دیکھنے جائیں۔ جو جنگ میں ہندوستانی محاربین کے برطانیہ کی جانب سے اعتراف تحسین کے طور پر قائم کی گئی ہے۔ حضرت محمود احمد صاحب نے برطانیہ عظمیٰ کے لوگوں کو دعائے خیر سے یاد کیا۔ اور یہ توقع ظاہر کی۔ کہ وہ آپ کا پیام بغور سنیں گے۔ آپ نے یہ بھی امید ظاہر کی۔ کہ برطانیہ عظمیٰ ان تمام اقوام کے ساتھ فیاضانہ سلوک کریگی۔ جن پر وہ حکمران ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کا دل نیک ہے۔ اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ بہت سے مسلمان اسٹیشن پر موجود تھے اور میوہ جات وغیرہ بطور تحفہ لائے تھے

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - ۲ر ستمبر ۱۹۲۳ء

بہاء اللہ کے نزدیک آنحضرت صلعم اور دوسرے انبیاء کا درجہ

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب)

بہاء اللہ جس کے دعویٰ خدائی کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ابتدا میں علی محمد باب کا متبع تھا۔ جس کا دعویٰ تھا۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح افضل اور اعظم ہوں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل و اعظم تھے۔ باب کا یہ دعویٰ اس کی کتاب تفسیر سورہ یوسف اور دوسری کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہونا بابیوں کو تسلیم ہے۔ اگر بہاء اللہ کے متبع یہ ظلم نہ کرتے۔ جو باب کی کتابوں البیان اور تفسیر سورہ یوسف وغیرہ کو ضائع کرنے کی پوری کوشش کرنے کے نام میں انہوں نے کیا ہے۔ تو میں کثرت کے ساتھ ایسے حوالجات اصل لفظوں میں پیش کر سکتا تھا۔ کہ باب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اپنا درجہ کس حد تک اونچا بیان کیا ہے۔ لیکن جو حوالجات ہمارے پاس موجود ہیں وہ بھی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ کہ باب کا دعویٰ آنحضرت صلعم سے بڑھ کر ہونے کا تھا۔ باب کے اس ادعا کے ثبوت میں میرے پاس جو حوالجات موجود ہیں۔ ان کو میں ایک دوسرے مضمون میں بیان کرونگا اس جگہ میرا ادعا یہ بیان کرنے کا ہے۔ کہ علی محمد باب کا جب یہ دعویٰ تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل اور برتر تھا جیسا کہ ایقان صفحہ ۲۰۵[1] میں بہاء اللہ نے خود تسلیم کیا ہے۔ تو بہاء اللہ جس نے باب کا متبع ہو کر بعد میں خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور لکھا کہ باب تو دنیا میں صرف میری بشارت دینے آیا تھا۔[2] اور اسی کو میں نے دنیا میں اس لئے بھیجا تھا کہ لوگوں کو میری آمد کے لئے تیار کرے۔ اس کی نسبت اس کے اس دعویٰ سے ہی قیاس ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں کس درجہ بلند تر مقام پر سمجھتا ہو گا۔ مجھے بہاء اللہ کے دعویٰ خدائی کے ثابت کر دینے کے بعد اس امر پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کا بہاء اللہ کیا درجہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ جو شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ بہر حال نبیوں سے بڑا ہونے کا بھی ادعا کرتا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض اہل بہاء تقیہ کے طور پر (جس پر عمل کرنا اہل بہاء کے لئے ضروری ہے) مسلمانوں کے سامنے اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے مجھے مناسب معلوم ہوا۔ کہ بہاء اللہ کی کتابوں سے اس دعویٰ برتری اور فضیلت کا بھی ثبوت پیش کر دیا جائے۔ ان حوالجات میں بہاء اللہ کا باوجود دعویٰ خدائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل ہونے کا ادعا کرنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح عیسائی لوگ باوجودیکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں۔ مگر پھر بھی باوجود اس ادعا کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام سے حضرت مسیح علیہ السلام کا مقابلہ کر کے حضرت مسیح کی بڑائی کے مدعی بنتے ہیں۔

ان حوالجات سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ بہائیوں کا یہ انکار محض تقیہ کے طور پر ہے۔ ورنہ ان کا اصل عقیدہ عیسائیوں کی طرح یہی ہے۔ کہ بہاء اللہ کے مقابلہ میں سب نبی ہیچ ہیں اور جتنے نبی و رسول آتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے آتے رہے کہ لوگوں کو بہاء اللہ کی آمد کے لئے تیار کریں ÷

پہلا حوالہ:- بہاء اللہ نے اپنی کتاب مبین (لوح رئیس) صفحہ ۱۲۵ میں لکھا ہے :-

"هذا يوم لو ادركه محمد رسول الله لقال قد عرفناك يا مقصود المرسلين ولو ادركه الخليل ليضع وجهه على التراب خاضعا لله ربك ويقول قد اطمئن قلبي يا اله من في ملكوت السموات والارض .. ولو ادركه الكليم ليقول لك الحمد بما اريتني جمالك وجعلتني من الزائرين۔"

بہاء اللہ کے اس بیان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ ما عرفناك حق معرفتك۔ کہ اے خدایا جیسے تیرے پہچاننے کا حق ہے۔ اس طرح ہم نے تجھ کو نہیں پہچانا۔ اگر وہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس زمانہ کو پالیتے۔ تو فوراً بول اٹھتے کہ اے رسولوں کے مقصود ہم نے تجھ کو پہچان لیا۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا جو یہ قول قرآن مجید میں وارد ہے۔ رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ۔ کہ اے خدا مجھ کو دکھا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب ملا تھا۔ اولم تؤمن کہ اے خلیل کیا تو اس بات پر ایمان نہیں لایا۔ اور حضرت ابراہیم خلیل نے اس پر عرض کیا تھا۔ ولکن لیطمئن قلبی کہ اے بارالہا! میرا یہ سوال اس غرض سے ہے کہ مشاہدہ سے میرا اطمینان اور سکون قلب زیادہ ہو۔ سو اگر وہ خلیل اللہ میرے زمانہ میں ہوتے۔ تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر یہ اقرار کرتے کہ اے زمین و آسمانوں کی بادشاہت کے خدا اب میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔ اسی طرح موسیٰ کی جو یہ طلب تھی۔ رب ارنی کہ اے خدا تو مجھ کو اپنا دیدار دکھا۔ اور جواب ملا تھا۔ لن ترانی۔ کہ اے موسیٰ تو مجھے نہ دیکھ سکیگا۔ سو اگر وہ موسیٰ میرے اس زمانہ (یوم اللہ) کو پالیتے۔ تو ان کی یہ طلب پوری ہو جاتی۔ اور وہ صاف کہتے کہ اے خدا تیری دائمی حمد ہو۔ کہ تو نے مجھ کو اپنا جمال دکھایا۔ اور اپنے زیارت کرنیوالوں سے بنایا۔

یہ حوالہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ہر ایک نبی کو جس بات کی خواہش اپنے زمانہ میں رہی۔ اگر وہ نبی بہاء اللہ کا زمانہ پالیتے تو ان کی وہ خواہشیں پوری ہو جاتیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا دیدار بہاء اللہ کے دیکھنے سے نصیب[3] ہو جاتا۔

---

[1] بہاء اللہ کی کتاب ایقان کی اصل عبارت یہ ہے :- "قدر و رتبہ آنحضرت را ملاحظہ فرما کہ قدرش اعظم از کل انبیاء و امرش اعلیٰ وارفع از عرفان و ادراک کل اولیا ءست۔"

[2] اس قسم کے بیشمار حوالجات بہاء اللہ کی کتابوں میں موجود ہیں اگر کوئی بہائی انکار کریگا۔ تو اس انبالہ کو پیش کر دیا جائیگا۔ منہ

[3] چنانچہ بہاء اللہ نے اپنی کتاب الواح مبارکہ صفحہ ۱۴۳ میں یہ بھی لکھا ہے :- "گفتہ اند چوں بقیہ ہستی در او باقی بود لہٰذا خطاب لن ترانی شنید و حال لسان اللہ ناطق و میفرمائد بگو بار ارنی بگو و صد ہزار بار بزیارت ذو الجلال فائز شو۔ کجا است فضل این ایام و ایام قبل" کہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ چونکہ (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کا اپنا وجود ابھی باقی تھا۔ اس واسطے انکو یہ جواب ملا تھا کہ اے موسیٰ تو مجھکو نہیں دیکھ سکتا۔ بہاء اللہ کہتا ہے کہ اب وہ وقت ہے کہ اگر کوئی ایکبار یہ کہے کہ اے خدا تو مجھ کو اپنا دیدار کرا۔ تو لاکھ مرتبہ خدا کا دیدار ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ میں جو فضل ہے وہ پہلے دنوں میں

ابراہیم خلیل اللہ مشاہدہ کے ذریعہ جس اطمینان قلب کے طالب تھے۔ بہاء اللہ کا دیدار کرکے ان کو وہ اطمینان اور سکون قلب حاصل ہو جاتا۔ اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلعم اس عالم میں معرفت الٰہی کے جس درجہ کا حاصل نہ ہو سکنا بیان فرما گئے۔ اگر وہ بہاء اللہ کو دیکھ لیتے۔ تو بہاء اللہ کو دیکھکر ما عرفنا کی جگہ عرفنا فرماتے۔ اور اقرار کرتے۔ کہ ہر ایک رسول کا مقصود اور مطلوب اے بہاء اللہ تو ہی تھا۔

دوسرا حوالہ:۔ مبین صفحہ ۷۹ (لوح ملک روس) میں جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"قد امر تفعیت ایادی الرسل للقائی"

کہ تمام رسولوں کے ہاتھ میری زیارت کے لئے اوٹھتے تھے جس کی وجہ دوسرے مقامات پر یہ بیان کی ہے۔ کہ لقاء اللہ سے مراد میری ذات ہے۔

تیسرا حوالہ:۔ مبین کے اسی صفحہ ۷۹۔ میں جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں۔

"ما نزلت الکتب الا لذکری"

کہ رسولوں پر جو تمام کتابیں اتاری گئی تھیں۔ ان کے اتارنے سے صرف میری ذات کا ذکر کرنا مقصود تھا۔ بہاء اللہ کا یہ قول عیسائیوں کے اوس قول کے مشابہ ہے۔ جو وہ حضرت مسیح کی نسبت بیان کرتے ہیں۔ کہ پہلے نبیوں اور رسولوں کا آنا مسیح کی آمد کے لئے ایک تیاری تھی۔

چوتھا حوالہ:۔ مبین صفحہ ۱۸۷ (بسم اللہ الاعز الامنع الاقدس)

"قد ظہر ملکوت اللہ و استقر علی العرش محبوب العالمین بہ فتحت ابواب اللقاء علی وجوہ النبیین والمرسلین کل استمن وا بن کمہ"

بہاء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی سلطنت ظاہر ہو گئی۔ جہانوں کا محبوب اپنے عرش پر کھڑا ہو گیا۔ یہ وہ محبوب ہے۔ کہ تمام نبیوں اور رسولوں نے اسی سے مدد طلب کی۔ لقاء الٰہی کے دروازے اسی کی ذات کے وسیلہ سے تمام نبیوں اور رسولوں کے لئے کھولے گئے۔ گویا بہاء اللہ ہی تھا۔ جو نبیوں اور رسولوں کا مددگار رہا۔ اور اسی کا فیض تھا۔ کہ نبیوں اور رسولوں پر لقاء الٰہی کے دروازے کھلے۔

پانچواں حوالہ:۔ مبین صفحہ ۲۸ میں ہے:۔

"ظہر بشان ما ظہر فی الابداع شبہہ کما انتم رأیتم و سمعتم"

کہ بہاء اللہ اس شان سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ وہ بے نظیر ہے۔ جیسا کہ تم نے خود اس کو دیکھا اور سنا ہے۔

چھٹا حوالہ:۔ مبین سورہ ہیکل میں بہاء اللہ فرماتے ہیں

"تعتنی ضون علی الذی شعر منہ خیر عند اللہ ممن فی السموات والارض"

کہ کیا تم اس پر اعتراض کرتے ہو۔ جس کا ایک بال خدا کے نزدیک آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات سے بہتر ہے۔ آسمانوں کی مخلوق میں ملائکہ اور زمینوں کی مخلوق میں انبیاء افضل ترین خلائق ہیں۔ جناب بہاء اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ میرا ایک بال ان سب سے بہتر ہے۔

ساتواں حوالہ:۔ مبین صفحہ ۱۴۶ (لوح رئیس) جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"ما لکم اعرضتم عن الذی خلقتم لامرہ"

کہ لوگو! تمہیں کیا ہو گیا۔ جو تم اس ذات (بہاء اللہ) سے روگردانی کرتے ہو۔ جس کا حکم ماننے کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو اور مبین صفحہ ۲۳۱ میں ارشاد ہوا ہے۔

"عمرت السموات والارض باسمہ"

کہ آسمانوں اور زمینوں کی آبادی اسی بہاء اللہ کے نام سے ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو آسمان اور زمین کبھی آباد نہ ہوتے پھر کتاب اقدس صفحہ ۵۷ میں بیان ہوا ہے۔

"انا خلقنا الخلق لہذا الیوم"

کہ تمام مخلوقات کو ہم نے اسی دن کے لئے پیدا کیا ہے جو بہاء اللہ کے اس عالم میں ظہور فرمانے کا دن ہے۔ اقدس اور مبین کی ان عبارتوں سے ثابت ہے۔ کہ آسمانوں اور زمینوں کی مخلوقات کے پیدا ہونے کا سبب اور علت غائی۔ صرف بہاء اللہ کا وجود ہے۔ ورنہ نہ زمین ہوتی نہ آسمان۔ نہ انبیاء کا وجود ہوتا اور نہ کوئی اور مخلوق۔

آٹھواں حوالہ:۔ مبین صفحہ ۳۶ میں ارشاد ہوا ہے:۔

"لولاہ ما نزل الوحی فی ازل الآزال"

کہ اگر یہ بہاء اللہ نہ ہوتا۔ تو ازل سے لیکر ابد تک کسی پر بھی وحی کا نزول نہ ہوتا۔ جس کی وجہ کتاب اقدس وغیرہ میں یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ خود جناب بہاء اللہ ہی رسولوں کے بھیجنے والے اور کتابوں کے اتارنے والے ہیں۔ جس کا ثبوت بہاء اللہ کے دعوٰی خدائی" کے مضمون میں پہلے گذر چکا ہے۔

نواں حوالہ:۔ مبین صفحہ ۲۴۰ (بسم اللہ الاقدس الابہی) کا ہے۔ اس میں جناب بہاء اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

"ینسبون انفسہم الی محمد رسول اللہ انہ یبکی و ینوح … و یقول یا قوم ہذا ہو الذی بشرنا کم بہ وانہ ہذا المحبوب العالمین ہذا ہو الذی لولاہ ما اظہرت نفسی وما نزل الفرقان والانجیل"

اس میں بہاء اللہ کا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ میرے منکر لوگ تو اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر وہ روتے اور چلاتے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اے قوم یہ (بہاء اللہ) وہ ہے۔ جس کی ہم نے تم کو بشارت دی تھی۔ اور یہی جہانوں کا محبوب ہے۔ اور یہی وہ ہے۔ کہ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو میں نہ ہوتا۔ اور نہ قرآن و انجیل اتارے جاتے۔

دسواں حوالہ:۔ بہاء اللہ اپنی کتاب ادعیہ محبوب صفحہ ۱۹۵ میں باب کی نسبت لکھتا ہے "انہ لسلطان الرسل" کہ باب تمام رسولوں کا بادشاہ ہے۔ اور دوسری طرف باب کا یہ بھی دعوٰی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر اوسی نے مبعوث کیا ہے۔ جیسا کہ الواح مبارکہ صفحہ $\frac{190}{191}$ میں بہاء اللہ نے باب کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

"محمد رسول اللہ را مبعوث می فرمودیم"

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے مبعوث کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب باب رسولوں کا بادشاہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجنے والا مانا جاتا ہے۔ تو بہاء اللہ جس کا دعوی اپنی کتاب اقدس صفحہ ۱۱۵-۱۹۲ میں یہ ہے۔ کہ باب کو بھیجنے والا میں ہوں۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کا کیا درجہ ہو سکتا ہے۔

گیارھواں حوالہ:۔ بہاء اللہ کا بیٹا عبد البہاء جو اس کا جانشین تھا۔ وہ اپنی کتاب مفاوضات عبد البہاء صفحہ ۴۴ میں لکھتا ہے

"جمیع ایامے کہ آمدہ و رفتہ ست۔ ایام موسی بودہ۔ ایام مسیح بودہ۔ ایام ابراہیم بودہ و ہمچنیں ایام سائر انبیاء بودہ اما آں یوم یوم اللہ ست"

کہ بہاء اللہ کے ظہور کرنے سے پہلے جو زمانہ کسی نبی کا گذرا ہے۔ وہ اس نبی کا زمانہ کہلاتا تھا۔ موسی کی بعثت کا زمانہ موسی کا زمانہ تھا۔ حضرت مسیح کی بعثت کا زمانہ مسیح کا زمانہ تھا۔ حضرت ابراہیم کی بعثت کا زمانہ حضرت ابراہیم کا زمانہ کہلاتا تھا علےٰ ہذا جس جس زمانہ میں کوئی نبی گذرا ہے۔ وہ اس نبی کا زمانہ تھا۔ مگر یہ زمانہ جو بہاء اللہ کے ظہور کا زمانہ ہے۔ یہ یوم اللہ کہلاتا ہے۔ کہ اس میں خود خدا آگیا ہے۔

یہ چند حوالے جو (سوائے ایک حوالہ عبد البہاء کے) بہاء اللہ کی اپنی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔ ان حوالہ جات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کیا خود بہاء اللہ اور اہل بہاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے تمام نبیوں اور رسولوں کا وہی درجہ مانتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث میں بیان کیا گیا ہے یا بہاء اللہ اپنا وہ درجہ بیان کرتے ہیں۔ جس تک نہ کوئی رسول نبی پہونچا اور نہ کسی کے لئے اس درجہ کا پانا ممکن تھا۔ اور ممکن بھی کیونکر ہوتا۔ جب کہ ان میں سے کسی نے خدا ہونے کا دعوی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ سفر

پورٹ سعید سے قاہرہ تک کے واقعات

(نوشتہ مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی)

پورٹ سعید کے متعلق جو جو ضروری کام تھے۔ سرانجام دینے کے بعد ۲۹ر جولائی کو ۱۲½ بجے کی ایکسپریس ٹرین سے حضرت خلیفۃ المسیح ؑ معہ خدام قاہرہ تشریف لے گئے حضور کا ٹکٹ فرسٹ کلاس کا تھا۔ اور حضور کے ساتھ پرائیویٹ سکرٹری۔ ذوالفقار علی خان صاحب کا بھی اسی درجہ کا۔ باقی تمام خدام نے مع حضرت میاں شریف احمد صاحب تھرڈ کلاس میں اکٹھے بیٹھ کر سفر کیا ؛

پورٹ سعید کا ذکر اس جگہ ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ہر ملک اور ہر مذہب کے آدمی ملتے ہیں۔ مگر عموماً چور۔ ٹھگ۔ دھوکا باز اور ڈاکو زیادہ ہیں۔ مسافروں کے کپڑے اتارنے تک سے دریغ نہیں کرتے۔ تاجر بلکہ پھیری والے بھی جہاز میں زور سے مال بیچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ گلے ڈال لیتے ہیں ؛

پردہ کا رواج اندرون مصر پردہ کا عام رواج نظر آتا ہے۔ عورتیں سیاہ اوڑھنی کو پیشانی اور رخساروں پر اس طرح پہنتی ہیں۔ کہ آنکھیں اور صرف ناک ننگا رہ جاتا ہے۔ پھر ناک پر ایک کلپ ازیور کی شکل کا خوبصورت سا لگا لیتی ہیں۔ جو اوپر اور نیچے کے کپڑے کو پکڑے رہتا ہے جس سے رخساروں کے ننگے ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ چلنے پھرنے میں آزادی بہت نظر آتی ہے۔ مگر پردہ کا لحاظ عورتوں میں خاص طور پر ہے۔ بعض عورتوں کو کھیتوں میں اپنے مردوں کی امداد کرتے دیکھا۔ اس حالت میں بھی انہوں نے پردہ کا لحاظ رکھا ہوا تھا۔ عورتوں کا لباس پردہ اور وضعداری دونو کو لئے ہوئے ہے ؛

عام سواری اس علاقہ میں عموماً گدھے کی سواری مروج ہے۔ عورتیں بچے۔ مرد اور بوڑھے ہر قسم کے لوگ گدھوں پر بے تکلف سوار ہو کر ادھر ادھر نقل و حرکت کرتے ہیں۔ گدھے سبک رفتار ہیں ؛

پیداوار کپاس کی کاشت ان دنوں کثرت سے نظر آتی ہے جو بھی قریب پختگی کے ہیں۔ مکی اور جوار بھی نظر آتی ہے۔ انگور کثرت سے ملتے ہیں۔ اور ارزاں تر بھی ؛ آبادیاں زیادہ باقاعدگی اور اچھی خوبصورتی کو لئے ہوئے نظر آتی ہیں۔ لوگوں میں تموّل اور آسودگی نظر آتی ہے تجارت۔ زراعت اور پیشہ وری کا عام چرچا ہے۔ جس علاقہ میں سے یہ لائن گذرتی ہے۔ دریائے نیل کی نہروں کی وجہ سے خوب ہی سرسبز ہے۔ تربوز بہت بڑے بڑے اور کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ نہروں میں بادبانی کشتیاں چلتی ہیں ؛

مصری ریل گاڑی گاڑی میں عورت مرد مل کر بیٹھتے ہیں اور مرد عورتوں کا احترام کرتے ہیں سہولت کی جگہ انکو دیدیتے ہیں۔ گاڑیوں کا انتظام اچھا ہے۔ اول تا آخر رستہ نکلتا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء عموماً ہر قسم کی گاڑی کے اندر ہی مل جاتی ہیں۔ گاڑی میں لوگ بظاہر تمام ہی مسلمان نظر آتے ہیں۔

قاہرہ کا سٹیشن سٹیشن آ گیا۔ سامان گاڑی سے اتار کر ہم نے قلیوں کے حوالہ کیا۔ حضرت صاحب پلیٹ فارم پر خدام کے منتظر رہے۔ جب تمام خدام فارغ ہو کر حضور کے پاس پہنچ گئے۔ تو حضور نے پوچھا کہ داخلہ شہر کی دعا سب نے کر لی۔ عرض کیا گیا۔ فرداً فرداً تو کر لی ہے حضور نے پھر مجموعی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ خدام کا حلقہ بھی دست بدعا ہوا۔ اس کے بعد ایک اور حلقہ تھا۔ جس میں اور لوگ تھے ؛

سٹیشن پر فوٹو دعا کے بعد حضور سٹیشن سے باہر کی طرف بڑھے خدام ہمرکاب دائیں بائیں تھے۔ سٹیشن کے باہر کی سیڑھیاں حضور اترتے تھے۔ کہ فوٹو گرافی کی درخواست پر حضور ایک منٹ کے لئے ٹھہر گئے۔ خدام کے ساتھ بعض دوسرے لوگ بھی شامل تھے۔ ان کا بھی غالباً فوٹو آ گیا ہو گا ؛

سٹیشن سے روانگی فوٹو کے بعد حضور موٹر میں بیٹھ کر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ کیونکہ سامان چاک کر کے گاڑی بان کے حوالے کیا جا رہا تھا۔ جب اس طرف سے فارغ ہو چکے تو حضور معہ خدام شیخ محمود احمد صاحب کے مکان پر پہونچے۔ شیخ محمود احمد صاحب جس مکان میں رہتے ہیں۔ اس مکان کا کچھ اور حصہ تین دن کے لئے انہوں نے دے دیا۔ جو حضرت صاحب کی آمد کی وجہ سے خدام یا ملاقاتیوں کے لئے رکھا گیا تھا۔ مکان میں کرسیاں اور کاؤچ لگے ہوئے تھے۔ اور حتی الوسع صفائی کا بھی انتظام کیا ہوا تھا ؛

شیخ محمود احمد صاحب شیخ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قاہرہ میں بہت ہی کار آمد ثابت ہوئے۔ اور زبان دان ہونے کی وجہ سے کئی قسم کی سہولتیں ان کے وجود سے میسّر ہوئیں ؛

علماء سے ملاقات مکان پر پہنچنے کے چند منٹ بعد چار علماء حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ جن سے بسلسلہ کلام عربی زبان میں شروع ہوا۔ مسئلہ خلافت کے متعلق گفتگو جاری رہی اور آدھ یا پون گھنٹہ کے قریب یہ نشست قائم رہی۔ جس میں حضرت صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب اور شیخ عبد الرحمان صاحب مصری نے مسئلہ خلافت کے متعلق علماء کو مسلمانوں کی غلطیاں۔ ٹھوکریں اور نکون بتایا۔ اور پھر اپنا عقیدہ وضاحت سے سنایا۔ ان باتوں کو سن کر وہ لوگ خوش ہوئے۔ شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ آپ لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ اور آپ نے جو اعزاز ہمیں بخشا ہے۔ اس کے ہم شکر گزار ہیں۔ کل پھر کسی وقت حاضر ہوں گے جب حضور موقع دیں۔ حاضر ہوں۔ اور چلے گئے ؛

مصر میں اخراجات مصر میں عام نظر سے انگریزیت ہی کا غلبہ نظر آتا ہے۔ اخراجات سن کر حیرانی ہو جاتی ہے۔ پورٹ سعید کے ہوٹل میں شب باشی کے اخراجات سے ڈر کر قاہرہ میں مکان لیا تھا۔ کھانے کے واسطے روٹی تنور سے منگائی گئی۔ کہ خرچ کم ہو۔ مگر صرف سالن جو بازار سے منگایا گیا۔ اور جس میں نصف سبزی تھی۔ چودہ آدمیوں کے واسطے دس روپے کا آیا۔ شیخ محمود احمد صاحب بتاتے ہیں۔ کہ ابھی انہوں نے بہت رعایت اور کفایت سے خریدا ہے۔ ورنہ اگر کوئی ناواقف جاتا۔ اور سبزی شامل ہوتی۔ تو یہی سالن تیس روپے کو آتا ؛

شہری عورتوں کی بیجا آزادی

قاہرہ شہر کی عورتوں کا لباس بھی سیاہ قسم کا ہے مگر شہری عورتوں میں سے اکثر حصہ جو بازاروں میں پھرتا نظر آتا ہے بے شرمی آزادی اور پردہ کی حد کو توڑ کر فیشن اور تبرج کی طرف ترقی کرتا نظر آتا ہے چھاتی کا ایک حصہ انگریز لیڈیوں کی طرح ننگا رکھکر اوپر سے ایک جالیدار نقاب لگایا ہوتا ہے جس سے نہ جسم ڈھک سکتا ہے۔ نہ پردہ رہ سکتا ہے۔ اس لباس کو بھی اگر پردہ کی نیت سے پہنا جائے۔ تو پردہ کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ مگر عموماً اس کو فیشن اور خوبصورتی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پردہ کا چنداں خیال نہیں رکھا جاتا۔

ایک نابینا طالب علم

ازہر کا ایک طالب علم جس کی ایک نظم ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء کے جلسہ پر عربی میں پڑھی گئی تھی۔ حافظ ہے اور اس نے دو قصیدے اور ایڈریس پڑھے۔ اور قرآن شریف سنایا۔ یہ طالب علم نابینا ہے۔ اور قوت لامسہ کے ذریعہ پڑھتا تھا۔ طالب علم اسی قوت سے تصنیف بھی کرتا ہے مگر اس کی تصنیف نابینا ماہران علم ہی پڑھ سکتے ہیں۔

مصر کی حالت

۳۰ جولائی صبح کی مجلس میں حضور نے فرمایا مصر کی حالت تو اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ یہاں کم از کم دو ماہ متواتر قیام کیا جائے۔ کیونکہ جس تباہ کن تمدن سے میں اسلام کو بچانا چاہتا ہوں۔ اس کا زہر تو مصری مسلمانوں میں سرایت کر چکا ہے۔ اور مصری مسلمان اس یورپ کے تمدن کے سامنے سر تسلیم خم کئے جا رہے ہیں۔

ہندوستان اور انگلستان کا تعلق

ہندوستان میں سیاسی تغیرات کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ ادھر ہندوستان میں احمدیت ترقی کریگی۔ اور ادھر یورپ میں ترقی پکڑے گی۔ اس صورت میں ہندوستان اور انگلستان کا آپس میں ایک تعلق پیدا ہو جائیگا

حضرت خلیفۃ المسیح کی عربی میں تقریر

کھانے کے بعد حضور کے پاس ایک مصری احمدی دوست آئے۔ حضور کی زیارت کی۔ اور عربی میں ایک ایڈریس اور نظم حضرت صاحب کے حضور پڑھی۔ تقریر میں مایوسی اور اسلام کی مصیبت کا بہت ذکر تھا۔ اس پر حضور نے عربی میں تقریر اور ایڈریس کا جواب دیا۔ کہ مایوسی سے اسلام نے منع کیا ہے۔ اگرچہ حالات ایسے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مدد کی۔ اور وقت پر خبر لی ہے۔ سو مبارک ہو۔ آپ کو اے اہل مصر۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اب جلد انشاء اللہ آپ لوگوں کے شامل حال ہونے والا ہے۔ میں مصر کے حالات کے مطالعہ کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر کوئی تبلیغی نظام قائم کر دوں گا۔ اور بہتر نتائج پیدا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے امید کی جاتی ہے۔

اہرام مصری کی سیر

اہرام مصری شہر سے ۱۰ میل کے قریب دور ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے ہم گئے۔ اہرام تو اور بھی ہیں۔ مگر زیادہ آمد و رفت انہی کی طرف ہے۔ یہ تین بڑے اہرام ہیں۔ جو دو دو اور تین سو فٹ کی بلندی کے ہیں۔ ایک کے اندر قبر اور کمرے نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں۔ اور دوسرے میں نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ میں ان تین میں سے درمیانی کے اندر گیا تھا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ تھے راستہ کا پہلا حصہ بہت ہی صاف پتھروں کا بنا ہوا تھا۔ جو اوپر سے نیچے کو ڈھلوان تھا۔ انسان اگر پاؤں پسار کر بیٹھ جائے تو خود بخود پھسلتا پھسلتا نیچے جا سکتا تھا۔ مگر ہم کھڑے ہو کر دونوں دیواروں کو ہاتھ لگائے جسم کو سنبھالے اترے۔ دو دلیل دراہ تمام موم بتی جلائے ہمارے ساتھ تھے۔ کوئی پچاس فٹ گہرائی تک جا کر ایک غار آئی جس میں کود کر اترنا پڑا۔ غار کی گہرائی ۴ یا ۵ فٹ تک تھی۔ اس غار سے آگے کا رستہ بالکل ناہموار تھا۔ جو قبر کے اندر کا سامان وغیرہ کھود لینے کی وجہ سے پتھر مٹی اور چونا سے پٹا پڑا تھا۔ اور کسی نے صاف نہ کیا تھا۔ بعض جگہ ہمیں پیٹ کے بل گھسٹتے گھسٹتے جانا پڑا۔ کچھ دور جا کر پھر کھڑے ہو کر نکلنے کا رستہ آگیا حتیٰ کہ ہم ایک ایسے ہال میں جا پہنچے جو وضع دار بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک طرف کو ایک پتھر کی کھدی ہوئی خالی قبر ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں جنازہ تھا۔ اور باقی کمرہ میں لاکھوں روپیہ کا زر و جواہر اور ضروریات زندگی رکھی ہوئی تھیں جو اب نکال لی گئی ہیں۔ یہ بڑا کمرہ اور راستہ کا ایک حصہ پتھر کھود کر بنایا گیا ہے۔ کھدائی کی محنت اور صنعت واقعی حیرت انگیز ہے۔ اس بڑے کمرہ کے بعد ہم ایک دوسرے کمرے کی طرف لیجائے گئے۔ جو پہلے کمرہ سے چھوٹا مگر وہ بھی بہت وسیع تھا۔ اس کے اندر قبر کھدی ہوئی نہ تھی۔ بلکہ بالکل صاف کمرہ تھا۔ دونوں کمروں کو ہم نے آتشبازی کی تار جلا کر خوب اچھی تیز روشنی میں دیکھا۔ اور واپس آگئے۔

اہرام مصری کیا ہیں

لوگوں میں یہ روایت مشہور ہے۔ کہ یہ عظیم الشان عمارات محض قبور ہیں۔ جو اولاً پتھروں کو کھود کر کمرے وغیرہ بنا کر بعد میں ان کے اوپر اور کروڑوں من پتھروں کی بلند بالا عمارات بنائی گئی تھیں۔ اور راستوں کو ایسا پیچیدہ بنا دیا گیا۔ کہ کوئی اندر نہ پہنچ سکے۔ پتھروں کے اوپر چونہ گچ کیا گیا تھا۔ مگر اب گورنمنٹ نے اہرام کے اندر پہنچ کر حالات معلوم کرنے کی کوشش میں راستہ تلاش کرنے کی غرض سے ان اہرام کو کئی کئی مقامات سے توڑ اکھیڑا ہے۔ مگر جب پھر بھی راستہ نہ ملا۔ تو اوپر سے گچ کے کام کو بالکل اتار پھینکا۔ اور عمارات عظیمہ کو بالکل ننگا کر دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ کو مرنے کے بعد ایسے عظیم الشان کمرہ میں دفن کرتے جو اس کی شان کے مطابق ہوتا۔ اسی طرح علی قدر مراتب ہر شخص کو اس کی حیثیت اور پوزیشن کے مطابق رکھا کرتے تھے۔ اور موت کے بعد بھی ان کے ساتھ لوازم زندگی اور تعیش کے سامان جمع کر دیئے جایا کرتے تھے۔ بادشاہ کے متعلق خیال تھا۔ کہ وہ موت کے بعد بھی اپنی رعایا کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ اور رعیت کی نگرانی اور بوقت ضرورت امداد کرتا تھا۔ اور روح انسانی اپنی دنیوی چیزوں سے ہمیشہ محبت کرتی۔ اور وابستہ رہتی تھی۔ انہی وجوہات کی بنا پر کوشش کی جاتی تھی۔ کہ ہر قسم کے سامان بعد الموت بھی اس کے گرد جمع کر دیئے جائیں۔ جو رعیت کی امداد یا خود مردہ کی روح کی خوشی اور دلجوئی کا موجب بن سکیں۔ یہ سامان بادشاہوں کے ساتھ چونکہ لاکھوں روپیہ کی قیمت کے رکھے جاتے تھے۔ اس لئے ان کی حفاظت اور مردہ کی حفاظت کے لئے اوپر بہت ہی محفوظ اور مضبوط عمارت بنا کر دروازے وغیرہ بالکل بند کر دئے جاتے تھے۔ چنانچہ اب جبکہ گورنمنٹ نے وہ سامان اور زر و جواہر نکلوائے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کس قدر قیمتی زیورات۔ جواہرات فرنیچر۔ تابوت۔ ڈھانچ اور برتن و دیگر سامان وغیرہ رکھے جاتے تھے۔ اور ان سے اس زمانہ کی صنعت اور کاریگری کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں کس قدر کمال ان لوگوں کو حاصل تھا۔

اہرام کی شکل

اہرام مصری سیدھے بلند بالا نہیں۔ بنائے گئے۔ بلکہ سیڑھیوں کی طرح درجات کے طریق پر پتھر لگائے گئے ہیں۔ نیچے سے بہت چوڑے ہیں۔ اور اوپر سے تنگ ہوتے جاتے ہیں۔ نوکدار چوٹی نکال دی ہے۔ اس طرح کی جو کونہ مخروطی شکل ہے۔ △ ایک ایک پتھر دو دو ٹن بلکہ اس سے بھی زیادہ وزن کا ہوگا۔ جو اینٹوں کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے بڑے اور بھاری پتھروں کا اتنی بلندی تک لے جانا ہی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے۔ اس جگہ جو لوگ راہبر

کے طور پر کام کرتے ہیں۔ بہت ہی مشتاق ہوتے ہیں۔ ان میں کا ایک مضبوط اور تیز رو آدمی ایک روپیہ مزدوری مقرر کرکے ہرم کی چوٹی تک بھاگتا ہوا گیا۔ ۴ منٹ میں اوپر جا پہنچا۔ جہاں وہ فٹ بال کے گیند کے برابر نظر آتا تھا۔ آدھ منٹ ٹھیر کر چار چار فٹ اونچے پتھروں کی سیڑھیوں سے بے دھڑک کودتا پھاندتا نیچے چلا آیا۔ اور دو منٹ میں زمین پر آگیا۔ ۹ منٹ کا وقت مقرر کرکے گیا تھا۔ ۶½ منٹ میں واپس آگیا۔ ہم میں کا مضبوط آدمی بھی بمشکل شاید آدھ گھنٹہ میں چڑھ سکتا۔

ایک بڑا بت

ابو الہول ایک بڑے پتھر کا بت ہے جس کا ناک فرانسیسی فاتح نے کلہاڑے سے کاٹ دیا تھا دیکھا۔ اس کے پاس بھی عجائب خانہ قبرستان ہے جس کو دیکھکر حیرت ہی ہوتی ہے۔ نہ معلوم ابھی اس سرزمین کے اندر کیا کیا عجائبات پوشیدہ ہیں۔ جن کا علم بجز خدا کے علیم کے کسی کو نہیں؛

پولیس کا انتظام

یہاں پولیس کا انتظام حکومت کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ اور لوگ آزادی سے جاتے اور سیر کرتے ہیں۔ ورنہ کچھ زمانہ پہلے اس مقام پر لوگ لوٹ لئے جاتے تھے۔ ڈاکہ پڑتا تھا۔ قتل ہوتے تھے لوگ زائرین کو غاروں اور قبروں کے اندر لے جا کر قتل کر دیتے تھے۔ اور ان کا مال و اسباب لوٹ لیتے تھے۔

ایک بااثر صوفی کی ملاقات

شام کو مکان پر جب واپس لوٹے۔ تو ایک بااثر سید صاحب کا ایک آدمی موجود پایا۔ جس نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی۔ کہ صوفی صاحب حضور سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اجازت ہو۔ تو انہیں لے آؤں۔ حضور نے اجازت دی۔ اور وہ صوفی صاحب کو لے آیا۔ صوفی .... صاحب مع ۹ کس مریدوں اور شاگردوں کے حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے نہایت ادب احترام اور تپاک سے ملاقات کی۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور کی تشریف آوری کا اگر مجھے پہلے علم ہو جاتا۔ تو میں پورٹ سعید تک استقبال کو حاضر ہوتا اور ہر قسم کے انتظامات کرتا۔ اپنے مکان پر گو کہ میں بھی مسافر ہوں ٹھیراتا۔ اور خدمت بجا لاتا۔ تب مجھے بھی ثواب ہوتا۔ حضور نے شکریہ ادا کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی عربی طبع جدید مصری کی دو جلدیں حضور نے انکو تحفۃً دیں۔ جن کو لے کر انہوں نے چوما۔ اور آنکھوں پر رکھا۔ بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی تصدیق کی۔ اور شاگردوں کو اس پر گواہ بنایا۔ ایک عربی قصیدہ حافظ روشن علی صاحب نے سنایا۔ جسے سن کر وجد میں آ گئے۔ اور لفظ لفظ پر قربان اور نثار ہوتے۔ اور حق حق کہکر قبول کرتے۔ وفات مسیح کا اسمیں ذکر تھا۔ اس کی بھی تصدیق کی۔ فارسی کے چند اشعار پڑھ کر بھی ترجمہ کیا گیا۔ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جاتی دفعہ بہت اخلاص اور محبت سے رخصت ہوئے۔ شیخ محمود احمد کو مخاطب کرکے حضرت صاحب کے سامنے کہا۔ کہ تم نے ہم سے بخل کیا۔ اور یہ باتیں ہمیں نہیں سنائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو خلیفہ کے لفظ سے پکارتے اور سیدنا حضرت مسیح موعود کو حضرت امام کے نام سے بار بار یاد کرتے تھے۔

اخبارات کی مخالفت

دو ایک اخبارات نے حضور کی تشریف آوری کا اعلان بھی لکھا ہے۔ اور ساتھ ہی مخالفت بھی کی ہے۔

فرعون کی لاش

ہم چند آدمی عجائب گھر دیکھنے گئے۔ واقعہ میں یہ عجائب خانہ ہے۔ فرعون موسیٰ کی لاش بھی دیکھی۔ اور بہت بڑی عبرت حاصل ہوئی وہ فرعون جو کسی وقت اس ملک کا واحد مالک تھا۔ آج کس بے بسی اور بے کسی میں لوگوں کے لئے موجب عبرت بن رہا ہے خدا کے وعدہ کے مطابق حضرت موسیٰؑ کے دیکھتے دیکھتے اپنے لشکروں سمیت غرق ہو گیا۔ مگر عبرت کے لئے اس کا بدن بچا لیا گیا۔ سوچنے والوں کے لئے اس میں بڑے سبق ہیں اور غور کرنے والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ اور بھی بہت سی مومی لاشیں بالوں تک محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔ اور اور عجائبات قدرت بھی دیکھنے میں آئے۔ قبروں کے صندوق اور تمام زر و جواہرات جو بادشاہوں کی قبروں سے ملا۔ اسی عجائب گھر میں اس کا اکثر حصہ موجود ہے

ایڈیٹروں سے ملاقات

۱۳ر جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح نے حافظ روشن علی صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب۔ و شیخ محمود احمد صاحب کو صوفی سید .... صاحب سے ملاقات کرنے اور اخبارات کے ایڈیٹروں اور قائمقاموں سے ملکر اپنے سفر کی غرض و غایت وضاحت کے ساتھ بتانے کیلئے بھیجا۔ اور بعض باتیں نوٹ کرکے فرمایا۔ ان میں سے کوئی بات ایسی نہ چھوڑیں۔ جو ان لوگوں کو پہنچائی نہ جائے۔ اور کوئی بات زیادہ بھی نہ کریں جو حکم ہے۔ وہ کریں۔ یہ وفد واپسی پر خوشگوار رپورٹ لایا۔ بعض نے گہری دلچسپی لی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ اخبار میں ضرور ذکر کرینگے ایک ایڈیٹر نے بہت بحث مباحثہ کے بعد کہا۔ کہ میں آپ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ یہاں مشن قائم کرکے روپیہ اور وقت ضائع نہ کریں۔ آپ لوگ یہاں نہ رہنے پائینگے۔ بلکہ نکال دیئے جائینگے۔ مگر اس کا یہ جواب پاکر کہ ہم لوگ ان باتوں کا خوف نہیں رکھتے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کسی جگہ سے نکال نہیں سکتی اور ہم کسی سے اجر کے امیدوار نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کی حالت بدل گئی۔ اور وہ کہنے لگا۔ اگر یہ بات ہے۔ اور آپ لوگ دین کیلئے ایسی قربانی کر سکتے ہیں۔ تو پھر میں آپ کو مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ آپ کام کریں۔ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہونگے؛

قاہرہ سے بیت المقدس تک کے حالات

قاہرہ سے واپسی

۱۷ اگست قاہرہ سے روانگی سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح مع ذوالفقار علی خاں صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب جامع ازہر۔ جامع عمرو بن العاص مصر جدید سے ہوتے ہوئے ٹامس کک کے ہاں بعض اطلاعات دینے کو تشریف لے گئے۔ اور پھر وہاں سے سٹیشن پر تشریف لے آئے۔ شیخ یعقوب علی صاحب مع شیخ محمود احمد صاحب الحافظ روشن علی صاحب عطار حامی وکیل شرعیہ مصر جو جامع ازہر کے تعلیم یافتہ اور مصر میں مشہور سرکردہ آدمی ہیں۔ کی ملاقات کو تشریف لے گئے۔ اور بہت ہی خوش ہوئے۔ وکیل صاحب موصوف نے حضور کے پیغام کو نہایت عزت۔ محبت اور ادب سے سنا اور قبول کیا۔ اور کئی اصحاب سے درخواستیں آئیں۔ کہ ہم لوگ ملنا چاہتے ہیں۔ اور حضور سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ مگر حضور نے پروگرام تجویز کر لیا تھا۔ ور زیادہ نہ ٹھہر سکتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ مصر کے امراء اور حکام کا اکثر حصہ ان دنوں گرمی کی وجہ سے موسم گزارنے کو سرد مقامات کو گیا ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ واپسی پر انشاء اللہ کئی روز مصر (قاہرہ) میں ٹھہرینگے۔ اور یہاں کے لوگوں کو اچھی طرح سے ملیں گے؛

الغرض ہمارا قافلہ ۶½ بجے قاہرہ سے پورٹ سعید کی طرف روانہ ہوا۔ اور قنطرہ کے سٹیشن پر ۹½ بجے شام کے پہونچا۔ جہاں گاڑی بدل کر سویز کے دوسرے پار سرزمین فلسطین پر حضرت خلیفۃ المسیح نے مع خدام قدم رکھا اور دعائیں کیں۔

قنطرہ سٹیشن

قنطرہ سے سامان ٹامس کک کے آدمیوں نے ہم سے لیا۔ اور کسٹم ہوس کو لے گئے۔ جہاں بعض حصے سامان کے کھول کر دکھانے پڑے۔ صرف ڈیڑھ گھنٹہ وقت تھا۔ جس میں ایک گاڑی کو چھوڑ کر دوسری میں جانا۔ جن کے درمیان نہر سویز پڑتی ہے اور وہ سرکاری کشتی کے ذریعہ عبور کیجاتی ہے۔ سامان کسٹم ہوس میں دکھانا۔ پاس حاصل کرنا۔ جو ایک چٹ سامان پر لگا کر ملتا ہے۔ دوسری طرف گاڑی پر جانے کے لئے لمبا چوڑا راستہ طے کرکے بالکل بھرپور گاڑی میں سوار ہونا

بہت ہی مشکل کام تھا۔ مگر کک کے آدمیوں کے ذریعہ آسانی طے ہو گیا۔ گاڑی ۲۴ گھنٹہ میں صرف ایک قنطرہ سے لدؔ کو چلتی ہے۔ لدؔ ایک سٹیشن ہے فلسطین میں جہاں گاڑی ۶ بجے کے قریب پہونچی۔ اور وہاں پھر گاڑی تبدیل کرنی پڑی۔ لدؔ سے ہماری گاڑی حیفہ کو چلی گئی۔ حیفہ سے آگے بڑھکر عکہ اور عکہ سے دمشق کو وہ لائن جاتی ہے ؛

بیت المقدس لدؔ سے بدلکر ہماری گاڑی پہاڑی راستوں سے ہوتی ہوئی ۹ بجے پہاڑی کی چوٹی پر ایک وسیع میدان میں پہنچی۔ جہاں شہر یروشلم (بیت المقدس) واقعہ ہے۔ اسے اس علاقہ میں القدس کہتے ہیں۔ اور ٹکٹ پر بھی القدس ہی لکھا ہوتا ہے اور یہی نام اس علاقہ میں معروف ہے ؛

ریلوے کرایہ کرایہ ریل از پورٹ سعید تا قاہرہ (مصر) ۴۲ قرش قریباً سات روپے تھرڈ کلاس فی آدمی خرچ ہوا تھا۔ اور مصر (قاہرہ) سے القدس تک ایک گنی (جو ولایتی گنی سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے) اور ۱۴۰ قرش جو قریباً اکیس روپے ہوتے ہیں۔ تھرڈ کلاس کرایہ ہے۔ سیکنڈ اور تھرڈ کلاس میں عموماً بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ البتہ فرسٹ کلاس میں بہت کم پسنجر ہوتے ہیں رات کو سونے کے واسطے جگہ ریزرو کرانے کے لئے سلیپنگ کار (سونے کی گاڑی) ساتھ ہوتی ہے۔ جس کے لئے درجہ اول کے لئے ایک گنی اور ۲۰ پیاسٹر زیادہ دینے پڑے۔ سلیپنگ کار صرف اول درجہ کے لئے ہوتی ہے ؛

ایک مجاور گاڑی سٹیشن پر پہنچتے ہی ایک مجاور خوش وضع مولویانہ قطع۔ جبہ پوش جس کو کسی طرح سے حضور کا نام معلوم ہو گیا تھا (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ) ایک کاغذ پر لکھا ہوا لئے پوچھتا پھرتا تھا۔ آخر تلاش کر کے ملا۔ اور عرض معروض کرتا رہا۔ کہ حضور میرے غریب خانہ پر ٹھیریں۔ میں خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر حضور نے منظور نہ کیا۔ اور یروشلم کے نیو گرانڈ ہوٹل میں فروکش ہوئے۔ اور کھانا بازار سے خرید لیا گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضور نے نمازیں پڑھائیں ؛

حضرت ابراہیمؑ کی قبر کی زیارت پھر حضور موٹر پر حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر تشریف لے گئے۔ جو اس جگہ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں حضرت اسحٰقؑ و حضرت سارہ۔ حضرت اسحٰق کی دو بیویوں اور حضرت یوسفؑ کی ایک ہی احاطہ میں قبور ہیں۔ اور مسجد بھی ہے۔ اس جگہ پر صرف مسلمان جا سکتے ہیں۔ یہودی اور نصرانی نہیں جا سکتے۔

بیت اللحم بیت اللحم یروشلم سے ۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں بھی حضور ٹھیرے تھے وہاں دنیا میں سب سے زیادہ پرانا گرجا ہے ؛

انبیاء کے مزاروں پر دعائیں حضور نے حضرت ابراہیمؑ کے مقبرہ پر لمبی دعائیں کی تھیں۔ اور حضرت اسحٰقؑ کے مقبرہ پر بھی حضرت اسحٰق کی دونوں بیویوں کے مقبرہ پر بھی۔ اور حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوبؑ کے مقبرہ پر بھی الگ الگ دعائیں کیں۔ جہاں سے حضور شام کی نماز کے بعد پھر واپس پہنچے۔ دو تار قادیان سے خیریت حالات کے آئے۔ بحیرہ کے بلوہ کی تفاصیل بھی

پیچش کی شکایت ۲۰ اگست ۱۹۲۴ء حضور کو کچھ پیچش کی شکایت رہی۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہوئی۔ کہ کل صبح اور شام کا کھانا بازار سے منگا کر تناول فرمایا تھا۔ اور اس میں اس ملک کے رواج کے مطابق ترشی بہت زیادہ تھی ؛

خوردنی اشیاء کی گرانی اور ارزانی گوشت اسجگہ عمر نی سیر ہے۔ سوڈا واٹر کی کھاری بوتل ہوٹل میں سے چوہدری فتح محمد صاحب نے لی۔ دس آنے چارج کئے گئے۔ دودھ زیادہ گراں نہیں۔ پنیر روزانہ تازہ ملتا ہے۔ خربوزہ۔ تربوز۔ سیب اور انگور بکثرت ہیں۔ مگر خربوزہ میٹھا نہیں۔ گراں ہے۔ انگور ابھی پورے پکے نہیں مگر ارزاں ہیں۔ بادام اس علاقہ میں بہت عمدہ اور سستے ملتے ہیں۔ ڈبل روٹی وغیرہ کے ناشتہ کی بجائے اگر بادام کا ناشتہ کیا جاوے۔ تو ارزاں اور مفید تر ہوتا ہے۔ دو روپے کے قریب قیمت پر ایک سیر عمدہ قسم کے باداموں کے مغز ملتے ہیں۔ اور ان میں ایک بھی کڑوا یا کسیلا نہیں ہوتا۔ ہوٹل والے نے فی کس یومیہ ۳۰ پیاسٹر یعنی قریباً چار روپے گیارہ آنے چارج کئے۔ صرف رہنے کے سادہ غسل کے لئے دو لوٹے پانی ۱۲ پیسے۔ اگر پانی گرم کرانا ہو تو ایک روپیہ فی کس سے بھی زیادہ چارج کیا جاتا ہے۔

زیارت حرم ۲۰ اگست ۹ بجے کے قریب حضور حرم شریف کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ جس مقام کے نام بیت المقدس۔ یروشلم۔ القدس اور قدس ہیں۔ اسکو یہاں حرم شریف کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایک وسیع احاطہ کے بیچوں بیچ ایک گول گنبد کی بلند بالا عمارت جس کے چاروں طرف کئی دروازے اور جالیدار جھروکے ہیں۔ کھڑی ہے۔ اولاً حضور اس عمارت کے باہر کھڑے ہوئے خدام ہمرکاب ساتھ تھے۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب نے فوٹو لیا۔ فوٹو کے بعد حضور اس مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ جوتے جو پہلے صحن حرم میں پہنے ہوئے تھے۔ اب اتار دئے گئے۔ بعض لوگ جوتہ نہیں اتارتے اس کے اوپر غلاف چڑھا لیتے ہیں۔ مکان کے اندر مختلف مقامات حضور کو دکھائے گئے۔ وہ صخرہ (پتھر) جس پر حضرت ابراہیم نے اور دوسرے تمام انبیاء نے قربانیاں کیں۔ اور اور تمام چیزیں حضور کو بتائی گئیں ؛

دو رکعت نماز حضور نے حنفی مصلے پر دو رکعت نماز ادا کر کے لمبی دعائیں کیں۔ میں نے وہ ساری فہرست حضرت کے حضور پیش کی۔ جو دوستوں کے ناموں کی دعا کی غرض سے بنائی گئی تھی۔ اور جس کے ابتداء میں خاندان نبوت کے تمام ممبروں کے اسماء فرداً فرداً لکھے گئے تھے۔ جو حضور نے ایک ایک کر کے ملاحظہ فرمائے۔ اور دعائیں کیں۔ حضور کے سوا باقی سب دوستوں نے وضو کرنا تھا۔ حضور انتظار میں رہے۔ اور دعا کرتے رہے۔ حتیٰ کہ دوست وضو کر کے آ گئے۔ اور دو رکعت نماز ادا کی گئی۔

مسجد عمرؓ کی زیارت ان مقامات کو دیکھ کر حضور مسجد عمرؓ میں تشریف لے گئے۔ جس کا ایک حصہ مرمت کیواسطے بند تھا۔ مرمت کیواسطے قسطنطنیہ سے انجنیئر اور معمار آئے ہوئے ہیں۔ حضور کو تمام مقام الگ الگ دکھائے گئے۔ اور پرانے صحف بھی دکھائے گئے جن میں سے ایک صحیفہ سورہ یٰسین کا حضرت عثمان کے طرز تحریر کی نقل کا تھا۔ اور اسمیں نقاط اور اعراب نہیں تھے

حضرت عیسیٰؑ کا قید خانہ وہاں سے فارغ ہو کر حضور اس مقام پر بذریعہ موٹر تشریف لے گئے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اسمیں حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھانے سے قبل بند کیا گیا تھا۔ چھ آدمی ساتھ تھے۔ جنہیں سے ایک میں بھی تھا ؛

مسجد اقصیٰ اور حضرت عیسیٰ پر فرد جرم لگائے جانے کا مقام مسجد اقصیٰ کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے حضور کا ایک اور فوٹو لیا گیا۔ پھر حضور اس مقام کو دیکھنے گئے۔ جہاں حضرت عیسیٰ کو بطور ملزم پیش کیا گیا تھا۔ اور جہاں ان پر فرد جرم لگایا گیا تھا۔ اور جہاں انکو فیصلہ سنایا گیا تھا۔ اور جہاں پلاطوس نے ان کے خون سے ہاتھ دھوئے تھے۔ ظہر و عصر کی نماز کے بعد حضرت نے اس مقام کو بھی دیکھا۔ جو یہاں بڑا گرجا ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ نے اپنی صلیب اٹھائی تھی اور ۱۴ مقامات پر بیہوش ہو ہو کر گر جاتے تھے۔ جہاں انکو انکی ماں ملنے آئی تھی۔ اور جہاں آخر انکو صلیب دیا گیا تھا۔ اور انکے جسم کو دھو کر معطر کیا گیا تھا۔ اور وہ قبر بھی دیکھی جسمیں وہ تین دن رہے تھے۔ وہ پتھر جو قبر کے دروازہ سے ہٹایا گیا۔ ابھی تک کھڑا ہے۔ رومی سپاہی جس مقام پر پہرہ دیتے تھے۔ وہ کمرہ بھی موجود بتایا جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے جب بیت المقدس کو فتح کیا۔ اور گرجا کے اسقف

بلاد غربیہ میں تبلیغ

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب از لنڈن)

۲۷ پشاوری لنڈن میں لنڈن کی آبادی عجوبہ پسند ہے۔ اور یہاں کے اخبارات ہمیشہ ہر امر کو تعجب انگیز عنوانات کے ماتحت پیش کرنے کے عادی ہیں۔ حال ہی میں چند پشاوری معہ عیال یہاں پہنچے۔ ان میں سے ایک کی تین بیویاں اور ایک کی دو بیویاں تھیں۔ جو ان کے ہمراہ تھیں۔ اخبارات نے "دو دو تین تین بیویاں والے پنجابی" کے عنوان سے مضامین شائع کئے۔ عاجز ان کو دیکھنے کے لئے گیا۔ اور ان سے زبان فارسی میں کلام کیا۔ وہ علاقہ پشاور کے باشندے اور برسوں سے تاشقند علاقہ روسی ترکستان میں مقیم تھے ۱۹۲۰ء میں روسی بولشویک مظالم سے تنگ آ کر وہ ملک سے نکل آئے۔ اور کچھ عرصہ قسطنطنیہ میں رہے۔ پھر وہاں سے اٹلی۔ جرمنی اور سویڈن ہوتے ہوئے لنڈن پہنچے۔ یہاں انڈیا آفس نے مسٹر لیون کے ذریعہ سے اور خان بہادر حاجی کی امداد سے ان کو ہر طرح کی امداد دی ہے۔ اور پاسپورٹ وغیرہ درست کرا کر واپس وطن پہنچانے کا انتظام کرا دیا ہے۔

میں ان لوگوں سے ملا۔ اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ذکر کیا۔ جسے ان لوگوں نے بتوجہ تمام سنا۔ میں نے غریب الوطنی میں ہر ممکن ذریعہ سے ان کی مدد کی۔

ہماری مجالس وعظ دو دفعہ ہفتہ میں کھلی ہوا کے اجلاس مرکز لنڈن میں بدستور ہوتے ہیں۔ عزیز چوہدری ظفر اللہ خان ... اور عزیزان مولوی غلام فرید مولوی نواب الدین و بابو عزیز الدین صاحبان اور مولوی مصباح الدین احمد لوگوں سے انفرادی گفتگو کرتے ہیں۔ اور اس طرح کئی نئے آدمی سلسلہ کی تعلیم میں دلچسپی لیتے ہیں۔

گذشتہ اتوار کو مولوی غلام فرید صاحب نے دار التبلیغ احمدیہ میں "محمد رسول اللہ کی بعثت سے قبل دنیا" پر نہایت عالمانہ مضمون پڑھا۔ عزیز موصوف ہی نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ وہ خط و کتابت کے ذریعہ بھی لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔

اتوار کی شام کو سوتھ فیلڈ سٹیشن کے سامنے جلسہ ہوتا ہے۔ اور مقامی لوگ خاص دلچسپی لینے لگے ہیں۔ خوب سلسلہ سوالات و جوابات ہوتا ہے۔ میری تقریر کے بعد دوسرے احباب لٹریچر تقسیم کرتے اور انفرادی گفتگو کرتے ہیں۔

کانفرنس مذاہب نمائش برٹش ایمپائر کے ساتھ ساتھ ایک زندہ مذاہب عالم کی کانفرنس ہے جس کی طرف سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ حضور اسلام کو اصل حالت میں مغربی دنیا کے سامنے پیش کریں۔ سلسلہ احمدیہ کو ڈیڑھ گھنٹہ وقت دیا گیا ہے۔ اور حضرت حافظ روشن علی صاحب سے بھی درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ علاوہ مجوزہ وقت کے ۲۰ منٹ کا ایک پرچہ صوفی مذہب پر سنائیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ مسیح موعود کے فرزند کا لنڈن میں آ کر منارہ پر کھڑا ہونا محمدیوں کے پاؤں کو بلند منارہ پر ڈالے گا۔ اور مغربی دنیا میں اسلام کی اشاعت کا ایک نیا باب کھلے گا۔ غالباً ہمارے اجلاس کے وقت سر ٹامس ہالینڈ مصنف دعوت اسلام صدر جلسہ ہوں گے۔

مغربی افریقہ جماعت لیگوس خدا کے فضل سے ہر طرح سے محفوظ و مامون ہے۔ عید الفطر بڑی شان سے منائی گئی۔ اور اس دفعہ عارضی پہلے موقعوں کی نسبت دو گنی تھی۔ مخالفین نے ایک مقدمہ مسجد کے متعلق عدالت میں دائر کیا ہے۔ جس کی پیشی جلد ہونے والی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ باوجود فنڈز کی قلت کے اللہ پر بھروسہ کر کے تعلیم الاسلام احمدیہ سکول لیگوس کی جدید عمارت کی بنیاد رکھوائی گئی ہے۔ اینٹوں کے لئے بڑا اودہ تیار کیا گیا۔ جماعت باوجود مخالفت اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ترقی کر رہی ہے ۔

سلسلہ احمدیہ (ہندیہ) کا وفد مصر میں

(ترجمہ از اخبار المقطم قاہرہ (مصر) مورخہ ۲ اگست ۱۹۲۴ء مطابق یکم محرم ۱۳۴۳ھ)

سلسلہ احمدیہ ہندیہ کا وفد قاہرہ میں وارد ہوا ہے۔ جس کا ارادہ یہ ہے۔ کہ وہ مصر فلسطین۔ شام سے ہو کر پھر انگلستان (یورپ) کے لئے جہاز پر سوار ہو۔ یہ وفد وہاں منعقد ہونے والی مذہبی کانفرنس میں بھی شامل ہو گا۔ اس وفد کے امیر میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کے موجودہ امام ہیں۔ آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب القادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اس وفد کے بعض افراد ادارہ اخبار المقطم میں تشریف لائے۔ اور ان کے ذریعہ ہمیں وفد کی بعض کارگذاریوں اور اغراض سفر یورپ سے آگاہی ہوئی۔ ہم نے اس وفد کے ممبروں کو صاحبان علم و فضل اور شریف و نجیب پایا۔ یہ وفد ان مقاصد حمیدہ کو لے کر اٹھا ہے۔ جو انسان کو لوگوں کے درمیان معزز و بزرگ بنا دیتے ہیں۔ اور جو تقویٰ اور فضیلت و ہر قسم کی بزرگی کا مستحق بنانے میں پوری پوری معاونت کرتے ہیں۔

وفد کے ممبروں میں سے ہم چند افراد کا خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ ایک السید (چوہدری) فتح محمد خان صاحب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ دوم الاستاذ الصوفی روشن علی ناظم کلیۃ المبشرین۔ سوم الاستاذ الشیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ جرنلسٹ اخبار الحکم کے مالک و ایڈیٹر۔ اور الاستاذ محمود احمد جو مصر میں سلسلہ احمدیہ کے مبشر و مبلغ ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان بزرگوں کو ان کے مساعی حمیدہ و جمیلہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمات کی توفیق دے ۔ (المکمل)

ایڈیٹر صاحبان اخبارات سے گذارش

تمام یورپ میں تبلیغ اسلام کے نظام کے قیام اور منعقدہ مذہبی کانفرنس کے حالات معلوم کرنے کے لئے جو روزانہ یا ہفتہ وار اخبارات دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور اس بارہ میں سلسلہ احمدیہ کے امام کی مساعی جمیلہ کو باقاعدہ شائع کرتے رہنے کا التزام رکھ سکتے ہوں۔ وہ اپنے اپنے ایڈریس ہمیں لکھ بھیجیں۔ ہم ان کو تازہ بہ تازہ اخبار بذریعہ ٹیلیگرام و مضامین مفت ہم پہنچاتے رہیں گے۔

المعلن

محمد صادق پریزیڈنٹ احمدیہ پبلسٹی کمیٹی قادیان ۔

وی پی آتے ہیں

احباب کو اطلاع ہو۔ کہ ۶ ستمبر کا پرچہ الفضل وی پی ہو گا۔ ان کے نام جن کی قیمت ماہ اگست یا ستمبر کے ابتدا ہی میں ختم ہوتی ہے۔ جن کے وی پی واپس آئیں گے۔ ان کے نام سے پرچہ تا وصولی قیمت بند رہے گا ۔

مینیجر الفضل

اشتہارات

جوہر شفا یعنی نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم۔ جو سو روپے کو بھی سستی۔ فی تولہ ۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر۔ ایس عزیز الرحمٰن۔ قادر بخش انجینئر قادیان۔

پراسپکٹس

سب اور سیر۔ اور سیر۔ سب انجینئر کلاسز کے پراسپکٹس بمعہ فہرست ملازم شدہ طلباء کے سول انجینئرنگ کالج کپورتھلہ سے مفت طلب فرمائیے۔ جو بامداد و سرپرستی عالی جناب شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہٗ جاری ہے جس کی تعلیم ضبط اور نظم و نسق وغیرہ کی تعریف ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر ملٹری ورکس انڈیا۔ اکوکیشل کمشنر صاحب بہادر انڈیا ایسے حکام اور بہت سے انجینئرز معائنہ کر کے تحریر فرما چکے ہیں۔

کیا آپ چاہتے ہیں؟

کہ آپ کی دعا قبول ہو۔ تو قبولیت دعا کے طریق پر عمل کریں۔ قیمت ۱؍ درس القرآن ۸؍ جنگ مقدس ۱۲؍ آئینہ کمالات اسلام ۲؍ ازالہ اوہام مکمل ۱۲؍ کسر صلیب نمبر ۱ و ۲ ۸؍ نمبر ۳ و ۴ ۸؍ قرآن کریم بطرز تیسیر القرآن ۱۲؍ نسیم دعوت ۴؍ سرمہ چشم آریہ ۱۲؍ نماز مترجم ۱؍ تجرید بخاری مترجم مجلد ۶؍

پتہ:۔ نصیر بک ایجنسی قادیان

ناطہ کی ضرورت

ایک جوان کشمیری قوم کی لڑکی کے لئے ایک نوجوان کشمیری قوم کے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے۔ آدمی نمازی مخلص احمدی ہونے کے علاوہ برسر روزگار ہو۔ چاہے ملازم ہو۔ یا تجارت پیشہ ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ لاہور۔ امرت سر کے اضلاع کے لڑکے کو ترجیح دی جائیگی۔

پتہ:۔ نواں لاہور۔ ڈاکخانہ کوٹ رام چند۔ ضلع لائل پور منشی حسین بخش پٹواری احمدی۔

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا۔ مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہتوں نے اس سے روشنی پائی بہت لوگوں نے آپکو دعائیں دیں۔ افسوس ہے کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں چنگا ہو جاتا ہے۔ خارش ہٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ سال سے خراب تھیں۔ ککرے دل کا اسقدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب سے اپریشن کرایا جس سے مجھے فائدہ ہوا مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنے کے آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔ بلکہ یہ ککروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ کاش کہ دنیا اس عجیب و غریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے۔ والسلام

خاکسار محمد شفیع اسلم۔ انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد۔ فرخ آباد۔

قیمت پانچ روپے فی تولہ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

المشتہر

میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

دگڑھی شاہ دولہ، گجرات پنجاب۔

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم اور خاص کر قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ آپنے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم دس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فیصد معہ محصول ۱۰؍ عزیز ہوٹل قادیان۔

لوگ موتیوں کے سرمہ کو چاہتے ہیں

اسلئے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی تولہ ۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ تصدیق کے لئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

ایک سکول ماسٹر کی شہادت:۔ جناب ماسٹر مولا داد صاحب اول مدرس جھوک بہادر ضلع لائل پور سے لکھتے ہیں۔ کہ آپکے موتیوں کے سرمہ کی یہاں بہت قبولیت ہو رہی ہے پہلے جو چند آدمیوں نے منگوایا تھا سو انکو استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک دوست نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ایک تولہ سرمہ انکو منگوا دیا جائے لہٰذا عرض ہے۔ کہ بذریعہ وی پی ایک تولہ سرمہ جلد بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ دفتر نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور۔

وزیر تعلیم انگورہ کی زبردست کتاب

یعنی "پیراہن آتشین" از خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ۔ اسکے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ آپ اناطولیہ کے پہاڑوں سے جنگ کو دیکھ رہے ہیں۔ یا قسطنطنیہ میں اعلان جہاد سن رہے ہیں۔ بقول اخبار اقدام قسطنطنیہ یہ ترکی جہاد کی بہترین تصویر اور ترک مجاہدین کی یادگار ہے قیمت ۱۲؍

تصانیف غازی جمال پاشا وزیر بحر ترکی و سپہ سالار افغانستان

مندرجہ ذیل تمام کتابوں کی مجموعی قیمت ۱۲؍ ہے

(۱) ترکوں کی جنگی تیاریاں (۲) ترکی اعلان جنگ (۳) مصر میں ترکوں اور انگریزوں کا مقابلہ (۴) بغاوت عرب یا شریف مکہ کی غداری (۵) ترکوں اور انگریزوں کی جنگ (۶) ترک انقلاب پسند (۷) جنگ بلقان۔

سیرۃ الغازی مصطفیٰ کمال پاشا (باقتباس ترکی اور مصر سے مستند مواد فراہم کر کے) ولادت سے آج تک کے حالات پر یہ کتاب چھاپی گئی۔ بقول ایڈیٹر ... "اردو میں بلکہ عربی میں بھی اس سے بہتر کوئی موجود نہیں" قیمت ۱۲؍

اناطولیہ میں فتوحات ترکیہ ترکی و یونانی جنگ کے مستند واقعات، اناطولیہ کی جنگ ... ترکوں کی فوجی تحریک، مجاہدین اناطولیہ عیسائیوں پر خوفناک حملوں اور فتوحات کا فوٹو وغیرہ وغیرہ قیمت ۱۰؍ ترکوں کی کہانیاں قیمت ۲؍ قتل زار روس قیمت ۴؍ جانباز ترک یا معرکہ دردانیال ۸؍ ترک ہوا باز ... انگورہ میں ہندوستانی جاسوس قیمت ۴؍ آزادی اسلام از مولانا ابوالکلام آزاد ۴؍ ہندوستانی بیوی میم صاحبہ اور ہندوستانی عورت سے شادی کرنے کے نتائج قیمت ۶؍ شریف النفس ایک سچا واقعہ اور عبرتناک انجام قیمت ۳؍ نفسانی کشمکش لکھ پتی ... کی قابل رحم حالت اور ایک عصمت فروش پارسن کے ہتھکنڈے قیمت ۴؍ تصویر غم مسلمان ... کی پر درد داستان قیمت ۳؍ سفرنامہ انگورہ ۱۲؍ لیڈران اسلام ... تصنیفات غازی محمود ... کفر توڑ، تبر توڑ، بت شکن، ... چکر، ... قیمت ...

ملنے کا پتہ۔ مینجر نجات بک ایجنسی نمبر ۵ بجنور (یو پی)

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ

الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک تعلیم یافتہ جماعت کے پانچ لاکھ افراد تک ایک بات پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو اس میں اشتہار دیجئے (مینجر الفضل)

اشتہارات

قابل قدر جرمن ادویہ

نیوراسیتھین موتی

صرف ایک شہر سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر

نیوراسیتھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہتے ہیں۔ چار مہینے میں ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے ماہ میں تین سو بوتل وصول ہوئی تھی۔ وہ دس دن میں لگ گئی۔ پھر بذریعہ تار ایک ہزار بوتل کا اور ہمیں آرڈر دینا پڑا۔ اور اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابل تعمیل پڑے ہیں۔ اور پانچ سو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ امید نہیں ہے۔ کہ یہ کافی ہوں۔ چونکہ اس وقت دوا آ رہی ہے۔ فوراً درخواستیں دیجئے۔ تا دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیوراسیتھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوائی کی خوراک نصف کر دینی چاہیئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض خناز یر سے سخت دبلے ہو گئے تھے۔ لکھتے ہیں میں نے دو ہی میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بے ہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو شیشیاں طلب کی تھیں وہ دوستوں ہی نے بانٹ لیں۔ جلد اور دو بوتلیں ارسال کریں۔ ایک جگہ ایک انگریز رئیس نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈ ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی۔ کمزوری۔ حافظہ کی کمی ذیابیطس دبلاپن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچہ اور بڑھاپے کے اثرات کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ایک بوتل للعہ؎ تین بوتل ؏ ۸ر ؛

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی دردوں بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوئے ہضمی کے لئے ازبس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ و امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ بی۔ ڈی۔ سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ؎ ؛

آسی کیلسین ۱-۲

مرض اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلسیم سالٹس کی کمی ہے۔ چنانچہ بیس سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے ؛

آسی کیلسین نمبر ۱ ان ماؤں کے لئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ آسی کیلسین نمبر ۲۔ ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مر جاتے ہیں۔ قیمت نمبر ا ؏ ؛ نمبر ۲ ؏ فی بکس ؛

کالی کلوریکم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے قیمت فی ٹیوب ۱۰ ؍ ؛

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام کرنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۰ ؍ ؛

نیز الوز نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار کے دورے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰ ؍ ؛

یوری کیلسین جوڑوں کے درد اور گھٹیا کا نہایت مجرب علاج ہے قیمت ؏ ؛

ملیریا کا حقیقی علاج بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے جو ملیریا کو روکے ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کا علاج وہ دوا ہے۔ جو مچھر کو دور کرے۔ اور اسکے زہر کو فوراً دور کرنے کیلئے ہماری دوا ماسکیٹوزول رات کو ہاتھ منہ اور پاؤں پر چار پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا۔ اور اگر کسی وقت دور کر حملہ بھی کرے۔ تو اسکے زہر کا یہ دوا ازالہ کر دیتی ہے۔ ملیریا کا اس سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ قیمت فی ٹیوب عہ ر ؛

ڈی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

اصل میرے کا سرمہ اور ممیرا

(جسے حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ اول حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ)

یہ سرمہ ککروں کے لئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا پڑبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ یا آنکھ دکھتی ہو۔ سفیدی ہو۔ سرخی ہو۔ یا دھوپ کی چمک سے تکلیف ہو۔ خارش ہو۔ دھند ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول دو روپے تولہ قسم دوم ایک روپیہ تولہ۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو۔ بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو۔ دو روپے سے کم نہ ہو۔ سرمہ واپس کر دے۔ میں وصول شدہ بقیہ قیمت واپس کر دوں گا۔ اس کے مجرب ہونے پر دو شہادتیں علاوہ اپنے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

میاں احمد نور کابلی کا سرمہ میں نے استعمال کیا ہے۔ عام طور پر نظر کے لئے بہت مفید پایا ہے۔ اور ککروں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے۔ (مرزا شریف احمد صاحبزادہ حضرت مسیح موعود)

میں نے جناب سید احمد نور صاحب احمدی مہاجر کابلی قادیان کا سرمہ آزمایا۔ اور بفضلہ تعالیٰ بہت مفید پایا۔ نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئی تھیں اس سرمہ سے ان کو غیر معمولی فائدہ ہوا (محمد اسمٰعیل) (مولوی فاضل و منشی فاضل)

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضاء۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قسم اول فی تولہ عہ ر ؛

سید احمد نور کابلی احمدی موجد سرمہ ممیرا قادیان ضلع گورداسپور

سوئیاں

مینیجر کارخانہ مشین سوئیاں قادیان

مختصر ضروری خبریں

تارا کیشور میں گولی چل گئی

۲۲ اگست ایک تہوار کے موقع پر لکشمی نرائن کا بت مندر میں لایا جارہا تھا۔ کہ ستیہ گرہیوں نے چاہا۔ کہ ایک جلوس نکالیں۔ خاص مجسٹریٹ کے ساتھ گفت و شنید ہورہی تھی۔ اسی اثنا میں ۵۰۰ ستیہ گرہی جن میں سے چند کے پاس لاٹھیاں تھیں۔ سوامی سچدانند کی سرکردگی میں مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرکے مہنت جی کے مکان میں گھس گئے۔ جب مجسٹریٹ نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا۔ تو چند چھرے کے کارتوس چلانے کا حکم دیا۔

کشمیر میں کشمیریوں کے اجتماع کی ممانعت

لاہور ۲۲ اگست۔ آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس نے اپنے اجلاس منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ آئندہ اجلاس سری نگر کشمیر میں منعقد کیا جائے لیکن معتمد وزیر امور خارجہ ریاست جموں و کشمیر نے معتمد اعزازی آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس لاہور کو اطلاع دی ہے۔ کہ سال رواں میں سری نگر میں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

گرو کے باغ کو اکالی جتھہ

شرومنی کمیٹی نے قریباً ۵۰ سکھوں کا ایک جتھا گرو کے باغ کو بھیج دیا ہے اور اخبار "اکالی" نے اکالیوں سے اپیل کی ہے کہ مورچہ پر مضبوطی کے ساتھ مجتمع ہو جائیں۔

خلیفہ کا خیال چھوڑ دو

شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی نے مسلمانان ہند کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ کوئی اور کوشش شہزادہ عبدالمجید خان کو آرام و آسائش پہنچانے کی کریں۔ لیکن اب ان کو خلیفہ بنانے کا خیال ترک کردیں۔ ورنہ قوم ترک اور برانگیختہ ہوگی۔ یہ ہم بدنصیب مسلمانوں کے تار دینے ہی کا نتیجہ ہوا۔ کہ شہزادہ عبدالمجید خان کا گذارہ وغیرہ سب ترکوں نے ناراضگی سے بند کر دیا۔ اور پھر ہندوستان کی استدعات پر مطلق توجہ نہ کی۔ تاروں کے جواب تک نہ دیئے۔

اخبار "سبیل" پر دعویٰ

بلدیہ امرت سر کے افسر حفظان صحت ڈاکٹر اور میونسپل سکرٹری نے اخبار "سبیل" کے مدیر طابع اور ناشر شیخ عبدالکریم صاحب پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ علیحدہ علیحدہ طور پر عدالت میں دائر کر دیا ہے۔ مدعی کا بیان ہے۔ کہ مدعا علیہ نے ماہ گذشتہ میں اپنے اخبار "سبیل" میں ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا۔ کہ میونسپل کمیٹی نے دکانداروں کی زمین پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اور اسے لوٹ لیا ہے۔

بھرتپور کیلئے مسلمانوں کے جتھے

دہلی کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر نے بھرتپور میں مساجد کی بحالی کے لئے جتھے تیار کرنے کی مسلمان کمیٹیوں کو تحریک کی ہے۔ اور جتھوں میں شامل ہونے والے مسلمانوں کے نام اور پتے خود لکھنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

ننکانہ صاحب کی اراضیات کے متعلق سرکاری اعلان

سینئر سب جج صاحب شیخوپورہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۳ اگست سے تمام مزارعان و ٹھیکہ داران و کرایہ داران متنازعہ اراضی سرکاری مقرر کردہ آدمی کو مطالبات ادا کریں۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مسلم آؤٹ لک کے نئے ایڈیٹر

۲۷ اگست سے اخبار "مسلم آؤٹ لک" کی زمام ادارت مسٹر ڈی جی اوپسن سابق ایڈیٹر "نیشن" نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

ننکانہ صاحب اور اکالی

گوردوارہ ننکانہ کی ملحقہ اراضی پر سرکاری امانتدار مقرر ہونے پر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے پنتھ کے نام ایک اپیل شائع کیا ہے۔ کہ وہ کمیٹی کی صدا کو لبیک کہنے کے لئے تیار رہے۔

ایک روپیہ کے نوٹ

آنریبل وزیر مال نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک روپیہ کے نوٹوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ لہذا حکومت ہند موجودہ اجارہ کی مدت ختم ہونے پر ان کے لئے مزید فرمائشیں نہ کرے گی۔

گلبرگہ میں دو سو گرفتاریاں

گلبرگہ سے خبر آئی ہے کہ دو سو کے قریب گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ ۱۲۵ اشخاص ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں حضور نظام نے تفتیش کے لئے جو خاص کمیشن مقرر کیا ہے۔ اس نے ابھی تحقیقات شروع نہیں کی ہے۔

نظام گورنمنٹ اور ہندو مسلم معابد

نظام گورنمنٹ کا مذہبی محکمہ گلبرگہ ہندو و مسلم پرستشگاہوں کو جس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس کی مرمت کرے گا۔

مسٹر گاندھی کا غلط اندازہ

کلکتہ ۲۰ اگست۔ شریمتی سروجنی نائیڈو کو سلہٹ میونسپلٹی اور لوکل بورڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ آپ وہاں سرما ویلی کانفرنس کی صدارت کے لئے تشریف لے گئی تھیں۔ اپنی تقریر میں دیوی سروجنی نے لیڈران کی باہمی رسہ کشی پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔ اور سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ تحریک عدم تعاون کے زور کے دنوں میں مہاتما جی نے لوگوں کے جوش کا غلط اندازہ لگایا تھا۔

مریخ ستارہ کا مشاہدہ

لنڈن ۲۵ اگست۔ تمام دنیا کے ہیئت دانوں نے ۲۳ اگست کو مریخ کا مشاہدہ کیا۔ جبکہ وہ زمین سے بہت ہی نزدیک تھا۔ ناموافق حالات کے باعث کوئی نئی اہم بات دریافت نہیں ہوئی ہے۔

لنڈن سے برلن تک ہوائی سروس

لنڈن سے برلن تک ہوائی سروس یکم ستمبر کو کوپن ہیگن تک وسیع کردی جائے گی۔ سٹیٹن سے کوپن ہیگن تک سفر ہوائی کشتی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

ویمبلے کی نمائش میں نقصان

لنڈن ۲۵ اگست۔ سلطنت برطانیہ کے مائیہ ناز میلے ویمبلے میں ناگوار موسم کی وجہ سے ساٹھ ہزار پونڈ کا نقصان ہوگیا۔

لنکا کا جدید گورنر

لنڈن ۲۶ اگست۔ سر ہیو کلفورڈ گورنر نائجیریا کو لنکا کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

ہوائی جہاز میں بیل

حال ہی میں یہ خبر ملی ہے۔ کہ مقام رائرڈم سے ایک ہوائی جہاز ایک بیل کو پیرس لے گیا ہے۔

وزرائے ایران مستعفی ہوگئے

طہران ۲۴ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وزراء نے وزیر اعظم کی خدمت میں اپنے استعفے پیش کر دیے ہیں۔ اور تمام استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔

مسجد اقصےٰ کی مرمت

یروشلم ۲۷ اگست امیر عبداللہ اور سر گلبرٹ کلائٹن چیف سیکرٹری نے مفتی اعظم اور دیگر رؤساء کے ہمراہ مسجد اقصےٰ کے گنبد کی مرمت کیلئے سنگ بنیاد نصب کیا۔

جہاز عرب کی خستہ حالی

نیویارک ۲۸ اگست عرب نامی جہاز سمندر میں سفر کرتا ہوا یہاں پہنچا ہے۔ اس کے کپتان کا بیان ہے۔ کہ راستے میں سخت طوفان آیا۔ اور جہاز کو اس سے ناقابل برداشت نقصان پہنچا۔ تمام جہاز پانی سے بھر گیا۔ اور خطرہ تھا۔ کہ مسافر بہ جائیں گے۔ ۵۲ مسافر زخمی ہوئے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)